59874-کیا حج کے اخراجات والد سے لینا جائز ہیں ؟

سوال

کیا میرے والد کے لیے میرے اور میری بیوی کے اخراجات حج ادا کرنا جائز ہیں ؟

اور کیا وہ بطور ہدیہ حج کی دو ٹکٹ اور باقی اخراجات دے سکتے ہیں ؟

اور اگر مندرجہ بالا دونوں طریقوں میں سے اگر کوئی بھی طریقہ اختیار کریں تو کیا ہمارا حج نفلی ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

کوئی شخص بھی کسی دوسرے کو حج کے
اخراجات مہیا کرسکتا ہے اور فرضی یا نفلی حج صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ حج
کے اخراجات انسان کے ذاتی ہوں، بلکہ کوئی دوسرا بھی دے تو اس سے حج صحیح ہوگا.

اور اگر اخراجات دینے والا شخص کوئی
قریبی رشتہ دار ہو تو اس کے لیے اجرو ثواب اور بھی زیادہ ہوگا، اور ان شاء اللہ اسے
اس کے حج جتنا ہی اجرو ثواب حاصل ہوگا، آپ کے والد جو کچھ آپ اور آپ کی بیوی کے حج
کے اخراجات مہیا کرنے کا کام کررہے اس پر ان کا شکریہ ادا کریں، اور ان کا یہ عمل
درج ذیل فرمان باری تعالی میں شامل ہوتا ہے :

**{اور نیکی و بھلائی اور تقوی کے
کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو}** المآئدۃ(2).

سوال میں بیان کردہ دونوں طریقوں میں
کوئی فرق نہیں، اور اگر آپ دونوں نے پہلے حج نہیں کیا تو آپ کا یہ حج فرضی ہوگا،
اور والد کے اخراجات دینے کی بنا پر نفلی نہیں بلکہ فرضی ہی رہے گا.

اس کے متعلق مستقل فتوی کمیٹی کے
علماء کرام کا فتوی سوال نمبر (36990
) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کرلیں.

اوراس میں یہ شرط ضرور ہے کہ آپ کے
والد جو آپ کو حج کے اخراجات مہیا کررہے ہیں انہوں نے اس سے قبل حج کیا ہوا ہو؛
کیونکہ وہ بھی حج کی فرضیت کے مخاطب ہیں، ان کے لیے یہ جائز نہ ہو گا کہ وہ خود تو
فرضی حج میں تاخیر کرتے پھریں اور دوسروں کو حج کروائیں، بلکہ اولی اور بہتر یہ ہے
کہ پہلے وہ خود حج کریں، اور پھر اگر ان کے پاس مال باقی بچے تو وہ آپ کا حج کے
اخراجات میں تعاون کریں.

اس سلسلے میں مستقل فتوی کمیٹی کے
علماء کرام کا فتوی سوال نمبر (36637
) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے، اس کی مطالعہ ضرور کریں.

کسی دوسرے کے دیے ہوئے مال سے حج
کرنے کی دلیل کسی فقیر شخص کو حج کرنے کے لیے زکاۃ کی ادائیگی ہے، اور یہ زکاۃ کے
مستحقین کے متعلق فرمان باری تعالی میں شامل ہوتا ہے :

.{اور اللہ کی راہ میں}.التوبۃ(60
).

اور یہ جہاد اور حج کو بھی شامل ہے.

اس کے متعلق سوال نمبر (
40023) کے جواب میں تفصیل بیان ہو
چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.